جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

تازیانہ بر فرق جہول زمانہ

الحمد للہ یہ رسالہ وہابیوں کو غیظ و غضب میں لانے والا احناف کا اُجالا چہار مسائل کا قبالہ مسئلہ۱ جواز حیلہ و اسقاط و مسئلہ۲ جواز جماعت ثانیہ و مسئلہ۳ جواز شہادتین کا کفنی پر لکھنا و مسئلہ۴ جواز دعاء بعد نماز جنازہ۔ ہر چہار مسائل کا ثبوت قرآن پاک و حدیث سرور کائنات و کتب فقہ حنفیہ احناف سے کیا گیا مصدقہ علمائے ثقات اہلسنت و جماعت

لاہور مسمی باسم

۱۳۷۱ھ ۱۶؍ شعبان

۱۹۵۱ء ۲۳؍ مئی

القول المحتاط فی جواز الحیلۃ فی الاسقاط

یہ مبارک فتویٰ

حق کا حامی و مددگار وہابیہ کے لیے ننگی تلوار جس میں انکے عقائد و مکائد کا پورہ اظہار مؤلفہ ابو المظفر مولانا مفتی محمد غلام جان قادری رضوی ہزاروی اللہ گڑھوی ثم اللاہوری خطیب و متولی اونچی مسجد محلہ حال اندرون ٹکسالی دروازہ لاہور و سابق مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور پاکستان۔

باہتمام

قاضی عبد القدوس صاحب مظفر آبادی

امیر پرنٹنگ پریس ہسپتال روڈ۔ لاہور

قیمت -/۸ ۱۰۰۰ النسخہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ جَعَلَ الۡقُرۡاٰنَ وَسِیۡلَۃً لِلنَّجَاتِ وَحِیۡلَۃً لِاِسۡقَاطِ السَّیِّئَاتِ وَکَفِیۡلَۃً لِمُکَفِّرَاتِ الذُّنُوۡبِ وَالۡخَطِیَّاتِ وَجَعَلَ کِتَابَۃَ الشَّہَادَتَیۡنِ عَلَی الۡکَفۡنِ نِجَاتًا مِّنَ النَّکِیۡرَیۡنِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ وَاَہۡلِ بَیۡتِہٖ وَعَشِیۡرَتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۝

یا صاحب الجمال یا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اِستِفتَاء

مرسلہ جناب قاری محمد سعید صاحب پیش امام
مسجد مٹیانوالی مانسہرہ ضلع ہزارہ

مکرم المحترم جناب مفتی محمد غلام جان صاحب ۔ زید مجدہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

سوال اوّل : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیاں شرع متین رحمہم اللہ تعالےٰ اس مسئلہ میں کہ تحویل یعنی دورۂ قرآن پاک جو حیلہ و اسقاط کے نام سے اطراف و اکناف میں مشہور و معروف ہے اس کو اکثر علماء جائز و مشروع قرار دیتے ہیں، اور بعض اس کو ناجائز و ممنوع سمجھتے ہیں فرمائیے کیا مجوّزین حق بجانب ہیں یا مانعین

سوال دوم : کیا جماعت ثانی یعنی جس مسجد میں ایک دفعہ جماعت مستحب وقت میں بطریقہ مسنون ہو چکی ہو اس میں دوسری جماعت اُسی وقت میں جائز ہے یا نہ بیّنوا توجروا

سوال سوم : کیا بعد نماز جنازہ میّت کے لیے جو دُعا مانگی جاتی ہے جائز ہے یا نہ اس دعا کو بھی بعض منع کرتے ہیں ۔ بیّنوا توجروا

سوال چہارم : کیا میّت کی کفنی پر کلمہ شہادت لکھنا جائز ہے یا نہ ۔ اُمید ہے کہ ہر چہار سوالات کے جوابات مفصّل و مدلّل بیان فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں گے ۔

بیّنوا توجروا

جواب سوال اوّل

اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول لنیل ذری التحقیق ۔ تحویل قرآن پاک جو حیلہ و اسقاط کے نام سے اطراف و اکناف میں مشہور و معروف ہی شریعت محمدیہ و مذہب حنفیہ

میں بلا شبہ جائز و درست ہے اور مجوزین حق بجانب ہیں اور یہی مسلک و عقیدہ اہلسنت
وجماعت کا ہے اور مانعین غیر بجانب حق ہیں اور یہ عقیدہ غیر مقلدین وہابین ضالین
مضلین کا ہے ۔ یعنی قرآن پاک کو مع فدیہ نقد و جنس نماز روزہ قضا شدہ کا بطریقہ مذکورہ
نعم البدل سمجھ کر ایک دوسرے مستحق صدقات خیرات کو دست بدست دے کر بطریقہ ایجاب
قبول مروج مرۃً بعد مرۃٍ قبضہ کرنا عند الاحناف جائز ہے کہ اصل ہر چیز میں اباحت ہے
تا وقتیکہ کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو حسب ذیل تفصیل یہ ہے کہ یہ حیلہ و اسقاط میت کے
لیے قبل از جنازہ یا بعد از جنازہ جو کیا جاتا ہے ۔ اس میں کوئی قباحت شرعی تو ہی نہیں اور
ایصال ثواب صدقات و تبرعات و خیرات مالی و بدنی میں بھی علماء اہلسنت وجماعت
کا اتفاق ہی کما حُقّق فی مقامہ ۔ اس حیلہ و اسقاط مروجہ میں بھی روزہ نماز قضا شدہ و
دیگر حقوق اللہ بزبان عربی وغیرہ میں قرآن پاک اور کچھ نقد و جنس کو نعم البدل گردان
کر ایک مفلس مستحق صدقات خیرات دوسرے کو دوسرا تیسرے کو ملک و قبضہ کراتا ہے
اس میں کونسی برائی ہے ۔ اس حیلہ و اسقاط میں اُس غفار کریم رحیم سے اُمید قبولیت
کی جاتی ہے کہ وہ رب العزت بڑا رحیم کریم ہے بہت ممکن ہے کہ اس نعم البدل کو منظور فرما
دے کہ انسان بوقت موت ادائیگی صوم و صلوٰۃ سے عاجز و قاصر تو ہو ہی جاتا ہے اور
یہ حیلہ و اسقاط شریعت مطہرہ میں مذموم و ممنوع بھی نہیں

سَیِّدِنَا اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلام

سے رب العزت نے فرمایا تھا کہ اے ایوب تم نے اپنی زوجہ کے بارے میں قسم
کھائی تھی کہ اے بی بی میں تجھے سَو لکڑی ماروں گا ۔ اب تو ایک سَو تنکے کا جھاڑو
لے کر مارلے تاکہ تم اپنی قسم میں حانث نہ ہو ۔ پھر سیدنا ایوب علیہ السلام نے
ایسا ہی کیا کما قال اللہ تعالیٰ خذ بیدک ضغثا فاضرب بہ
ولا تحنث الآیہ ۔ اس حیلہ و اسقاط میں جبکہ کوئی امر غیر شرعی نہیں اور نہ ہی اس
حیلہ و اسقاط کے کرنے سے قطعًا یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب عبادات مالی و بدنی میت کے

ذمہ سے ادا ہو گئے صرف یہ حیلہ و اسقاط ایک عمدہ وسیلہ ہے جس سے صوم و صلوٰۃ کو
نعم البدل سمجھ کر رب العالمین سے امید قبولیت و منظوریت کی جاتی ہے قال اللہ
تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ. وہابی جو حیلے وسیلے کا منکر ہے وہ گمراہ مردود خود
بھی بغیر حیلے وسیلے کے منہ میں روٹی بھی نہیں ڈال سکتا چنانچہ ہر ذی عقل پر
یہ بات اظہر من الشمس ہے نماز روزہ حج زکوٰۃ قرآن پاک صدقات خیرات انبیاء و اولیاء
علماء سب حیلہ نجات ہیں اور اسی امید پر تلقین بعد تدفین میت بحکم حدیث
لقنوا موتٰکم جائز و درست ہے اس کی یعنی تلقین کی مکمل تفصیل فقیر نے
اپنے رسالہ (تلقین و اذان علی القبر) میں کر دی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے
کہ بعد تدفین میت کو پکار کر یوں کہا جائے یا فلاں ابن فلاں اذکر ربک و قل
ربی اللہ و نبی محمد رسول اللہ و امامی القرآن و دین الاسلام۔ اے فلاں بیٹے فلاں کے یاد
کر اپنے رب کو اور کہو رب میرا اللہ ہے اور نبی میرا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور
امام میرا قرآن پاک ہے اور دین میرا اسلام ہے اور یوں بھی آیا ہے۔ لقنوا
موتٰکم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دخل الجنت اور
مراد اس دخول سے دخول بلا عذاب ہے ورنہ ہر مسلمان داخل بہشت ہوگا۔ اس فدیہ
کے متعلق رب العزت ارشاد فرماتا ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ
طعام مسکین جن لوگوں کو طاقت فدیہ کی ہے مساکین کو طعام کھلائیں۔
یعنی جن کو طاقت روزہ رکھنے کی نہ ہو بدلے ہر روزے کے ایک مسکین کو فدیہ
دلوے۔ الغرض یہ حیلہ و اسقاط جس میں قرآن پاک مع الفدیہ
کا دورہ کیا جاتا ہے بلا ریب جائز و درست ہے اس میں قرآن پاک کی کوئی تحقیر
و توہین نہیں محض وہابی کا پروپیگنڈہ ہے جس میں سیدھے سادے لاعلم مسلمانوں
کو قرآن پاک کی توہین بتا کر دھوکا و فریب دیکر اپنا اُلو سیدھا کرتا ہے۔
قاتلھم اللہ انی یؤفکون۔ بلکہ اس میں تو عین تعظیم قرآن پاک
ہے۔ کپڑے میں لپیٹا ہوا نقد و جنس کے اوپر رکھا ہوا تبرکاً ایک مسلمان باوضو

بطریقہ ایجاب قبول انکساری سے دوسرے کو بطور تعظیم میت مرحوم کی مغفرت کے لیے ہبہ کرکے معافی کا خواستگار ہوتا ہے مسلمان تو اس بے بہا قیمت والی کلام کو تعظیماً حیلہ و وسیلہ گردانتا ہے اور وہابی مردود اس کو توہین بتاتا ہے۔ افلا تعقلون

؎ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ مسلمانوں دیکھو وہابیہ خبثاً خذلهم الله تعالیٰ رسومات اسلامیہ کو کس فریب و روبہ بازیوں سے ناجائز بلکہ شرک و کفر بتاتے ہیں۔ ان بے غیرتوں کو خالق سے تو شرم نہیں مگر خلق سے بھی شرم نہیں ؎

طعن در حضرت آلہی کُن ۔۔۔ بے حیا باش ہرچہ خواہی کُن

یریدون ان یطفئوا نور الله بافواههم والله یتم نوره ولو کره الکافرون۔ یہ حیلہ و اسقاط بطریقہ معلوم تمام مسلمانوں کا محبوب و مطلوب ہے مگر ان دشمنان دین کا غیر مرغوب ما رآه المسلمون حسناً فهو عند الله حسن جس کو مسلمان اچھا جانیں خدا بھی اس کو اچھا جانتا ہے۔ جناب مولانا مولوی غلام قادر صاحب بھیروی رحمۃ اللہ علیہ خطیب مسجد بیگم شاہی لاہور نے اپنی کتاب عکاذہ فی صلوۃ الجنازہ میں بالتفصیل حیلہ و اسقاط کے جواز میں مبسوط تحقیق فرمائی۔

(استدلال)

تازیانہ اوّل

تذکرۃ السلوک مطبوعہ مراد آباد صفحہ میں ہے ولعل الاکثر ما تعورف انه یحاسب تمام عمره ویبیع مصحفاً وشیئاً اخر بمقدارهما من الفقیر فیقبض الفقیر المبیع ویصیر القدر المذکور دیناً علی ذمته ثمّ یقول المفدی اعطیتک هذا المقدار من الحنطة

فی عوض فدیة فلان المیت ویقول الفقیر
قبلت۔ شامی میں ہے ثمّ اعلم انه اذا اوصی بفدیة
الصوم والصلوٰة یحکم بالجواز قطعاً لانه منصوص
علیه. واما اذا یوصی بالکفارة یعطی لکل صلوٰة
نصف صاع مثلاً ویدفع لفقیر ثم یدفع الفقیر
للوارث ثم وثم حتّٰی یتم اسی مقام میں ردالمحتار
(فصل فی اسقاط الصوم) میں بھی یہ مسئلہ اسقاط واضح و
مفصل بیان ہے۔ کبیری میں ہے ومن مات وعلیه صوم و
صلوٰة فاوصی بمال معین یعطی لکفارة صلوٰته
لزم ویُعطی لکل صلوٰة کالفطرة وللوتر کذلک
وکذا الصوم کل یوم وانما یلزم تنفیذها من
الثلث وان لم یوصی وتبرع به بعض الورثة
وان کان الصلوٰة کثیرة والحنطة قلیلة یعطی
ثلثة اصوع عن صلوٰة یوم ولیلة مع الوتر مثلاً
لفقیر ثم یدفعها الوارث الیه وهکذا یفعل مراراً
حتی یستوعب الصلوٰة ویجوز اعطائها لفقیر
واحد دفعة بخلاف کفارة الیمین والظهار والافطار
بلا عذر۔

صفحہ ۲۹۷ فصل قضاء الفوات (فتاوی عالمگیری) میں ہے۔
اذا مات الرجل وعلیه صلوٰة فائتة فاوصی بان
تعطی کفارة صلوٰته نصف صاع حنطة ولو دفع
جملة الی فقیر واحد جاز بخلاف کفارة
الیمین وکفارة الظهار والافطار وفی

الواجبة لودفع عن خمس صلوة تسع امنان لفقير واحد لانه يجوز من اربع صلوة ولا يجوز من صلوة الخامسة صفحہ ۱۲۵ ج ۱ باب (قضاء الفوات) کذا فی جامع الرموز شرح مختصر الوقایه صفحہ ۹۶ ج ۱ فتاوی برہنہ میں ہے یکے وفات یافت و بروے چند نماز است و او وصیت بکفارہ کردہ وارث او از ہر نماز فرض نیم صاع گندم دہد از ثلث مال او و اگر مالے نگذاشتہ نیم قرض گیرد و بفقیرے دہد و ایں را بوے بخشد باز او بوے دہد و ہمچنیں تا تمام شود و اگر ہمہ یک فقیر را دہد درست است و اگر از یک نماز برائے دو فقیر دہد روانہ صفحہ ۳۳۶

طحطاوی صفحہ ۳۰۸ ج ۱

میں ہے فما یفعل الآن من تدویر القرآن مع الفدیة للکفارة بین الحاضر وکل یقول للآخر وھبت لك ھذا الدراھم للاسقاط ما علی ذمة فلان من الصلوٰة والصیام ویقبل الآخر صحیح صفحہ ۳۰۸ ج ۱

یوں ہی فتاوی سمرقندی میں ہے۔ عن ابن عون عن عبد الله قال قال عمر رضی الله عنه ایها المؤمنون اجعلوا القرآن وسیلة الی نجات موتکم فتحلقوا وقولوا اللّٰهم لهذا المیت بحرمة القرآن و تناولوا بایدیکم متناوبة وفعل عمر رضی الله فی اٰخر خلافة لامرأة ملقبة بحسینة بنت عربد زوجة ملاب بجزء من القرآن من مالی الٰی عمّه یتساءلون فی حلقة عشیرین رجلاً وما شاع ذلك فی خلافة

عثمان رضی اللہ عنہ لانکار مروان انتہٰی وقد شاع
فی زمان ھارون الوشیبل صفحہ ۱۹۹ ج ۳ حضرت عبداللہ رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اے مومنو اپنے
موتا کے لیے قرآن پاک کو خلقہ باندھ کر وسیلہ بناؤ اور دست بدست ایک دوسرے
کو پکڑاؤ اور منہ سے کہو اے اللہ بحرمت اس قرآن پاک اس میّت کے گناہ معاف
فرما اور سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی آخر خلافت میں ایک
عورت جو حبیبہ نبت عرب کے القاب سے ملقب تھے اس کی وفات پر بیس مردوں
کے حلقہ میں مَالِیَ لَا اَعْبُدُ الَّذِی سے لیکر تا عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ تک
پڑھ کر حیلہ کیا اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مروان
کی شرارت سے شائع نہ ہوا اور پھر ہارون الرشید کے زمانہ میں مشہور ہوا
اب وہابی خبثاء اپنے ہم مشرب مروان کی طرح مٹانے کی کوشش کرتے رہے
ہیں۔ لیکن ان کی سرکوبی کے لیے رب العزّت نے کوئی نہ کوئی حنفی ہارون الرشید
کی طرح پیدا کر ہی دیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں حیلہ اسقاط کیا گیا ۱۲

متذکرہ بالا فتادوں یعنی تذکرہ السلوک و شامی۔ وکبیری و عالمگیری و جامع
الرموز۔ وفتاویٰ برہنہ و طحطاری وخلاصۃ الفتاویٰ وغیرہ کتب کی عبارتیں
جو نقل کی گئی ہیں ان کا خلاصہ ترجمہ و مطلب یہ ہے کہ اسقاط و حیلہ بدیں ہیئت
یعنی نقد و جنس بمع قرآن پاک تین مرتبہ گھمایا جاوے کہ یہ امر جبر میت کے لیے
موجب کفارہ صوم وصلوٰۃ ہے مزید برین اگر میّت کی حالت علالت میں کچھ نماز روزے
فوت ہو گئے اور میّت نے اس قدر مال بھی نہ چھوڑا کہ اس کی تہائی سے کفارہ نماز
روزہ کا ادا ہو سکے اور میّت کفّارہ کی وصیّت بھی کر مرے تو ولی پر لازم ہے کہ
بدلے ہر نماز روزہ کے اور اسی طرح بعوض نماز وتر کے آدھا آدھا صاع گیہوں
فقیروں کو دے اور اگر تہائی مال میت اتنا نہ ہو یا اُس نے وصیّت نہ کی
اور ولی میت اپنی طرف سے اس کا کفارہ دینا چاہیے گو اس پر لازم نہیں۔ مگر

سب نماز روزے فوت شدہ کا کفارہ نہ دے سکے تو اندریں صورت اس
مال کو تین چار بار بقدر ضرورت فقرائیں گھماوے اس طرح کہ ولی ایک کو
بخشے وہ دوسرے کو دوسرا تیسرے کو علیٰ ہذا القیاس یہاں تک کہ وہ مال
اس کے تمام روزے نماز فوت شدہ کے مقدار کو پہنچ جاوے تو موجب ثواب
ہے - اور اگر میت نے باوجود مالدار ہونے کے وصیت نہ کی یا مقدار کفارہ سے کم
مال کی وصیت کی تو میت مذکور گنہگار رہیگا یہ خلاصہ ہے تمام نصوص مذکور کا
اور (جامع الصغیر للسیوطی) میں ہے عن محمد بن منکدر
دعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لو ان الصدقة جرت علی ید سبعین الف لکان اجر
اٰخرھم مثل اجر اولھم صفحہ ۱۹۹
فتاوی (سمرقندی) میں اور بھی ہے عن عبد الرحمٰن ابن ابی بکر
انه اوجد دور القراٰن الکریم فی زمان عمر فاروق
رضی اللہ عنہ ان القراٰن شافع علی المؤمنین حیاتاً و
بعد مماتاً یوں ہی جناب مولٰینا مولوی ابو محمد محمد دیدار علی شاہ صاحب
مرحوم امیر انجمن حزب الاحناف نے اپنے رسالہ تحقیق المسائل میں اس مسئلہ
کو مدلل بیان فرمایا ہے ۔ **خلاصہ**

جواب یہ ہوا کہ حیلہ مروجہ موسومہ باسقاط جائز و درست ہے اس کا منکر
پرلے درجے کا گمراہ بے دین بد مذہب ہے ہذا ما عندی واللہ اعلم

جواب سوال دوم

اقول وباللہ التوفیق رَبِّ زِدنِي علماً - جماعت ثانی
بعد جماعت اوّل جائز ہے شامی و فتاوی ہندیہ و قاضی خاں و خلاصتہ
الفتاوے و جمیع کتب فقہ میں مصرح ہے کہ جماعت ثانی بے اذان و بے اقامت

محراب سے دائیں یا بائیں ہٹکر بلا کراہیت جائز ہے۔ ہاں باذان و اقامت جدید بہیئت سابق جماعت ثانی مسجدِ محلہ میں مکروہ ہے اور شارع عام کی مسجد میں باذان و اقامت جدید بہیئت سابق بھی مکروہ نہیں یوں ہی بہار شریعت میں جمیع فتاوؤں کا خلاصہ مذکور ہے صفحہ ۱۳۰ ج ۳

(اعلیٰحضرت جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اپنے رسالہ قطوف الدانیہ میں اس جماعت ثانی کے جواز میں مکمل تفصیل فرمائی ہے) فَاِنْ شِئْتَ زِیَادَۃَ التَّحْقِیْقِ فَانْظُرْ فِیْہِ

جواب سوال سوم

دعا بعد نماز جنازہ بلا ریب وعیب جائز و درست و مشروع ہے محیط میں ہے۔ الدُّعاء بعد صلوٰۃ الجنازۃ جائز لان الدُّعاء مُخ العبادۃ اور نماز جنازہ بھی عبادت ہے حدیث شریف میں ہے اذا صلّیتم علی المیت فاخلصوا له الدُّعاء واللّٰہ اعلم

(لا یصلی الامام فی المواضع الذی صلی فیہ حتے یتحول رواہ ابو داؤد مشکوٰۃ شریف صفحہ)

جواب سوال چہارم

اقول بتحقیقہ واجول بتدقیقہ - شریعت مطہرہ میں میت کی کفنی پر کلمہ شہادت یا کلمہ توحید یا عہد نامہ لکھنا درست ہے اس کا منکر وہابی بدمذہب ہے۔ امام ترمذی بن علی د امام بخاری نے نوادر الاصول میں روایت کی ہے کہ خود حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من کتب ھذ الدُّعا وجعلہٗ بین صدر المیت وکفنہ فی رقعۃ لم ینلہ عذاب القبر ولا یری منکرًا ولا نکیرًا وھو ھذا لا الٰہ الّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر

لا الٰہ اِلاّ اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لا اِلٰہ اِلاّ اللہ لہٗ الملک ولہُ الحمد لا اِلٰہ الاّ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم ترجمہ جو شخص اس دعا کو کسی پرچہ پر لکھ کر میت کے سینہ پر کفن کے نیچے رکھدے اُسے عذاب قبر نہ ہوگا اور نہ اُسے منکر نکیر نظر آئیں گے امام فقیہ ابن عجیل نے اسی دعا و کلمہ شہادت کی نسبت لکھا ہے۔ اذا کتب ھذا الدُّعاء او الشھادۃ فی کفن المیت دفع اللہ عنہ العذاب الیٰ یوم ینفخ فی الصور (ترجمہ)

جب یہی دعا مذکورہ کلمہ توحید میت کے سینہ پر لکھی جائے اللہ تعالےٰ قیامت تک اوس میّت سے عذاب اٹھا دے گا۔ امام ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں اسی کلمہ شہادت کے متعلق لکھا ہے من کتب کلمۃ الشھادۃ وجعلہ بین صدر المیت او کُتب علےٰ کفن المیّت لاینالُ عذاب القبر ولا ینالہٗ منکر او لا نکیر اولہ شرح عظیم (ترجمہ)

جس نے کلمہ شہادت لکھ کر میت کے سینہ پر رکھا یا کفن پر لکھا اس میّت کو عذابِ قبر نہ ہوگا اور نہ اُس کے پاس منکر نکیر آئیں گے اور اس کا بیان بہت لمبا ہے۔ حضرت بتول زہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے انتقال کے قریب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنے غسل کے لیے پانی رکھوایا پھر غسل فرمایا پھر کفن منگوا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی پھر مولےٰ علی کرم اللہ وجہہ کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد میرا منہ کوئی نہ کھولے اور مجھے اسی کفن میں دفن کردیا جائے۔ میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے فرمایا ہاں کثیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا لَا اِلٰہ اِلاّ محمدٌ رسول اللہ

یوں ہی کتاب الاستحسان میں ہے ذکر امام الصفار لو کتب علی جبهة المیت او علی عمامته او علی کفنه کلمة الشهادة یرجی ان یغفر اللہ له ویجعله آمنا من العذاب القبر

ترجمہ امام صفار نے ذکر فرمایا اپنی کتاب میں کہ اگر میّت کی پیشانی پر یا عمامہ پر یا کفن پر کلمہ شہادت لکھا جائے اُمید ہے کہ اللہ تعالے میت کی مغفرت فرمادے گا اور قبر میں میّت کو عذاب سے امن ہو جائے گا اور در مختار میں ہے لو کتب علی الجبهة المیّت او کفنه او عمامته کلمة الشهادة یرجی ان یغفر اللہ للمیت واوصی بعضهم ان یکتب فی جبهته او صدره بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ففعل ثم رؤی فی المنام فسئل فقال لما وضعت فی القبر جاء نی ملائکة فلما رؤ مکتوبا علی جبهتی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قالوا اَمِنْتَ مِن عذابِ اللہِ (ترجمہ) در مختار میں ہے اگر لکھا جائے میت کی پیشانی پر یا کفن پر یا عمامہ پر اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کو بخش دے گا (حکایت) کسی شخص نے قبل از وفات وصیّت کی کہ میرے مرنے کے بعد میری پیشانی پر یا سینے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ دیجیو اُنہوں نے بسم اللہ شریف حسب الوصیت سینہ میت پر لکھ دی اور دفن کر دیا کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا میّت نے جواب دیا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا اور میرے سینے پر فرشتوں نے بسم اللہ شریف لکھی ہوئی دیکھی تو کہنے لگے تو عذاب خدا سے امن میں ہو گیا یوں ہی فتاویٰ کبیری للمکی میں ہے۔ اسی میں ہے واقرہ بعضهم بانه قیل یطلب فعله لغرض صحیح مقصود فابیحه

وان علم انہ یصیبہ بخاست (ترجمہ)
اس کی تائید و تاکید میں بعض دیگر علماء سے نقل کیا کہ غرض صحیح کے لیے
ایسا کرنا مطلوب و مقصود ہے اس میں کوئی حرج نہیں. اگرچہ معلوم ہو کہ
کفن کو نجاست پہنچ جائے۔ یعنی یہ رد ہے وہابی کے اعتراض کا۔ وہابی
سیدھے سادے مسلمانوں کو یہ دھوکا دیتے ہیں اور بد ظن کرتے ہیں
ہیں کہ کلمہ شہادت کفن پر سخت بے ادبی ہے کہ میت کے متعفن ہوتے
وقت کلمہ شہادت ملوث بنجاست ہو جاتا ہے لہذا کبیری للمکی میں اس
کا رد ہے کہ اس میں کوئی ہرج نہیں کہ غرض صحیح میّت کی نجات کے لیے یوں
کرنا جائز و درست ہے وقد روی انہ مکتوب علی افخاذ افراس
فی اصطبل الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حُبس
فی سبیل اللہ. (ترجمہ) امام نصیر نے فرمایا کہ میّت
کے ساتھ کلمہ شہادت و عہدنامہ رکھنے کے جواز کی روایت ہے اور بیشک
مروی ہوا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اصطبل میں کچھ گھوڑوں کے
رانوں پر لکھا ہوا تھا وُقف فی سبیل اللہ۔ اس سے صاف معلوم
ہوا کہ جب اصطبل میں تعفن کی جگہ گھوڑوں کی رانوں پر اللہ کا لفظ لکھنے
میں بے ادبی نہیں اظہار وقف کے لیے تو یہاں بھی میّت کو عذاب قبر
سے بچاؤ کے لیے کفن پر لکھنا بے ادبی نہیں سبحان اللہ وہابی کے بیہودہ اعتراض
کے رد میں کیا دندان شکن جواب ہوا۔ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم نے اپنی
کتاب قول الجمیل میں دردزہ کے وقت یہ آیت والقت ما فیہا و
تخلت واذنت لربہا وحُقت لکھ کر عورت کے ران پر
باندھنے کا لکھا ہے حالانکہ وہاں نجاست سے ملوث ہونے کا زیادہ خطرہ
ہے اور بہت ممکن ہے کہ قادر مطلق مردہ میں جان ڈال کر حساب لینے پر جب
قادر ہے تو وہ بعد حساب قبل از متعفن ہونے میّت کے اس کلمہ شہادت کو

اٹھا لینے اور مٹا دینے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر میت متعفن ہی ہوتا ہے بعض بلکہ اکثر بندگانِ خدا کا کفن تک خراب نہیں ہوتا وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ مسلمانوں ان خبثاء سے دور رہو۔ ان کے ہاں یا رسول اللہ کہنا کفر ہے۔ ان کے ہاں یا رسول اللہ کہنا درود شریف پڑھنا اولیاؤں کی مزار پر جانا۔ مدینہ منورہ جانا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کو جانا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا یہ سب شرک و کفر ہے یہ خبثاء چاہتے ہیں کہ پرانے رسوم اسلام مٹا دیئے جائیں یہ لوگ ذِیابٌ فی ثِیابٌ۔ یعنی کپڑوں میں بھیڑیے ہیں۔ ان کی امامت ناجائز ان کو مسجد سے فوراً نکالا جائے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے درمنثور جلد سوم میں یہ حدیث نقل فرمائی۔ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ خطیبا فقال قم یا فلان فاخرج فانک منافق فاخرجھم باسمائھم وفضحھم (ترجمہ) یعنی جمعہ کے دن عین خطبہ کی حالت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُٹھ اے فلاں اس لیے کہ تو منافق ہے نکل جا مسجد سے نام لے کر حضور نے منافقین کو مسجد سے نکالا اور ان کو رسوا و ذلیل کیا پس ثابت ہوا کہ آیۃ کریمہ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ایسے مفسدوں اور بدباطنیں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یہی لوگ مسجدوں میں اگر فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں۔ اور مسجدوں کو برباد و خراب و غیر آباد کرتے ہیں۔ اب نصف النہار کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ ان خبثاء کو مسجدوں سے نکالنا عین سنت رسول اللہ ہے اور جو لوگ ان بے دینوں کی حمایت کرتے ہیں وہ بھی سخت جاہل ہیں۔ امام وہ ہو سکتا ہے جو سنی حنفی صحیح العقیدہ معتقد بزرگان دین ہو۔ ارشاد باری ہوتا ہے فلا تقعدوا

ف: یہ لوگ تو ہیں حضور کے عادی ہیں لہذا فاسق و فاجر ہیں اسکی امامت ناجائز ہے دیگر و تقدیم الفاسق مکروہ ہدایہ میں ہے مکروہ تحریمی الفاسق ہدایہ صفحہ ۱۱۱

بعد الذکر مع القوم الظلمین وہابیہ بدعتی فاسق ہیں۔ ان کی اقتدائے ناجائز ہے۔ مسلمانوں ان سے دھوکا نہ کھاؤ لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین یہ وہابیہ قسمیں اٹھا کر شیطان کی طرح اپنے آپ کو سنی حنفی بتاتے ہیں وقاسمھما انی لکما لمن الناصحین۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک واعظ کو جو ناسخ منسوخ کو نہیں جانتا تھا مسجد سے نکال دیا تھا (تفسیر عزیزی) اشباہ والنظائر میں ہے کہ موذی کو مسجد میں آنے سے منع کرنا چاہیے۔ منقول از نصر المقلدین۔ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ یہ وہابیہ منافق تقیہ باز ہیں ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار انہی وہابیہ خبثا کے متعلق جمیع فتاووں میں اور فتاوی بزازیہ میں مصرح ہے کہ من شک فی کفرھم وعذابہ فقد کفر جو ان وہابیہ کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسوں کے حق میں فرمایا: ایاھم وایاکم لا یضلونکم ولا یفتنونکم الحدیث (ترجمہ) اپنے آپ کو ان سے دور رکھو اور ان کو اپنے سے دور کرو دوسری حدیث شریف میں ہے فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم نہ ان کی مجلس کرو نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو نہ ان سے بیاہ شادی کرو۔ بلکہ علمائے ثقات کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ان کی اقتدیٰ کیا بلکہ جس جماعت میں ایک بھی وہابی ہو سب جماعت کی نماز ناجائز ہے

سوال: مولوی صاحب وہابی کون ہوتے ہیں؟

الجواب: محمد ابن عبد الوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔

سوال: کیا ان کے کوئی اور القاب بھی ہیں؟

الجواب: ہاں جی ان خبثا کے چار القاب ہیں۔ وہابی[۱]۔ نجدی[۲]۔ اہل حدیث[۳]۔ غیر مقلد[۴]۔

سوال: مولوی صاحب ان القاب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

الجواب : ان کو وہابی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ اپنے ابّاجان محمد ابن عبدالوہاب نجدی بدمذہب کے مذہب پر ہیں۔ ان کو نجدی اس لیے کہتے ہیں۔ کہ نجدی خبیث کے مذہب پر ہیں۔ اہل حدیث ان کو اس لیے کہتے ہیں کہ اصلی ان خبثا کا نام اہل خبیث تھا۔ اُنھوں نے شرم کے مارے اپنا نام اہل خبیث کا ہم وزن اہل حدیث رکھ لیا ہے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ لوگ حدیث کے عامل اور حدیث کے جاننے والے ہیں اور غیر مقلد ان کو اس لیے کہتے ہیں کہ ائمہ رابعہ ہیں سے کسی امام کے پیرو و مقلد نہیں۔

سوال : مولوی صاحب ان کا عقیدہ کیا ہے ؟

الجواب : ان خبثا کا عقیدہ یہ ہے کہ فقہ حنفی شافعی۔ مالکی۔ حملی کو نہیں مانتے۔ ان چاروں اماموں کے متبعین کو مشرک بدعتی جانتے ہیں۔ سواد اعظم جن کے متعلق حضور علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے فرمایا :-

اتبعوا سواد الاعظم فانہ من شذّ شذّ فی النّار اُن کو بدعتی کہتے ہیں۔

سوال : مولوی صاحب جو اجتہاد ائمہ اربعہ کو نہ مانے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔

الجواب : فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ اجتہاد کا جو منکر ہو قطعاً کافر خارج از السلام ہے۔

سوال : مولوی صاحب ان وہابیوں کے کچھ اور بھی عقیدے ہیں تو وہ بھی بتائیے۔

الجواب : اجی ان بدعقیدوں کے عقائد کی فہرست تو بیشمار ہے مگر چند عقیدے ذکر کیے دیتا ہوں ان کے ہاں یارسول اللہ کہنا۔ درود شریف پڑھنا۔ اولیاء اللہ کو ماننا۔ انکی مزاروں پر جانا۔ مجلس

میلاد شریف کرنا شرک و کفر ہے اور رفع الیدین کرنا آمین بالجہر کرنا سینے پر ہاتھ رکھنا باینطور کہ دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ کی کہنی پر اور بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کی کہنی پر رکھنا ان کے ہاں جائز و درست ہے دونوں پیروں کو بہت پھیلا کر کھڑا ہونا ان کے ہاں جائز ہے۔

سوال: وہابیہ نماز میں کیسے کھڑے ہوتے ہیں؟

الجواب: جیسا لونٹ پیشاب کرتے وقت ٹانگیں پھیلا کر کھڑا ہوتا ہے۔

سوال: محمد ابن عبدالوہاب نجدی تو نجد میں تھا۔ ہندوستان میں وہابیت کون لایا۔

الجواب: مولوی اسمٰعیل دہلوی جس کو شہید کہتے ہیں یہ محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی تصنیف کتاب التوحید لایا اور اس کی شرح تقویۃ الایمان لکھی جو فی الحقیقت تفویۃ الایمان ہے۔ محمد اسمٰعیل دہلوی کے اذناب سید احمد بریلوی عبداللہ غزنوی جن کے پودے امرتسر اور لاہور چینی والی مسجد میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اسمٰعیل دہلوی کی ذریت شمالی پہاڑوں کے پیچھے مجاہدین کے نام سے چمرکنڈ وغیرہ میں چھپے بیٹھے ہیں۔

سوال: یہ مجاہدین کب سے شمالی پہاڑوں میں آ کر بیٹھے۔

الجواب: شاہ شہاب الدین عالمگیر ثانی کے زمانہ میں اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں۔

سوال: اسمٰعیل شہید کی ذریت جن کو مجاہدین کہتے ہیں۔ چمرکنڈ وغیرہ کیسے پہنچے۔

الجواب: اسمٰعیل دہلوی نے دہلی کے بادشاہ کے مقابلے میں شکست فاحش کھا کر لاہور آ کر رنجیت سنگھ سے مدد مانگی۔ رنجیت سنگھ نے انکار

کیا پھر پشاور بمع اپنے چیلوں کے ساتھ افغانوں سے مدد مانگی۔ مولوی حافظ دراز صاحب نے جن کا حاشیہ قاضی مبارک پر ہے۔ اس کو مناظرہ میں شکست فاحش دے کر ذلیل و خوار کیا افغانوں کو بتا دیا کہ یہ وہابی ہے وہاں سے پٹھانوں کے خوف سے ہزارہ کے پہاڑوں سے بھاگتا ہوا بالاکوٹ میں کسی پٹھان نے مار ڈالا پھر حکومت برطانیہ کی ازادی میں ترقی پکڑ گئے اگرچہ علماء احناف نے انکو وقتاً فوقتاً بیحد ذلیل کیا مگر آزادی کی وجہ سے ان خبثا کا قلع قمع نہ ہوا۔

سوال : قاضی میر عالم وٹھی سکندر پورہ والا کیسے عقیدہ کا آدمی تھا

الجواب : وہ بھی وہابی ہی تھا بہ سے خلاصہ عقائد وہابیہ کا۔

تقریظ و تصدیق شیخ الحدیث استاذ العلماء سید المناظرین ابو البرکات سید احمد صاحب ناظم دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور پاکستان

حیلہ مروجہ اسقاط صوم و صلوۃ کے جواز و اباحت و استحسان میں اصلاً کلام نہیں بلاشبہ بطریقہ مذکور مسطورہ جائز و مباح بلکہ مستحسن ہی جیسا کہ مجیب لبیب حضرت مولانا مولوی مفتی محمد غلام جان صاحب قادری رضوی ہزاروی ثم اللاہوری نے متعدد حوالجات کتب مستندہ و معتبرہ فقہ سے اور نیز مستند علماء احناف کے رسائل سے مسئلہ کی تائید فرمائی ہے۔ فقیر حقیر کا بھی یہی مسلک ہے۔ مجیب حبیب نے مسئلہ کی وضاحت فرماتے ہوئے تصریح فرمادی ہے کہ میت اگر مستطیع و متمول ہے تو اس کو اپنی نماز و روزہ کے فدیہ کے متعلق وصیت کرنا واجب ہے اور ورثا پر واجب ہے کہ اس کے ترکہ سے ایک تہائی میں سے ہر نماز و ہر روزہ کے عوض نصف صاع گندم یا ایک صاع جو فقیر و مسکین کو بطور تملیک دیں ورنہ گناہگار مرے گا۔ اور جبکہ اُس نے وصیت بھی نہیں کی یا وہ نادار ہی تو تبرعاً اور تطوعاً و ترحماً

درثا جلہ مروجہ پر عمل کریں فقرا ومساکین یکے بعد دیگرے نقد وجنس وغیرہ اشیاء کو ایجاب قبول کرتے اور ایک دوسرے کو تملیک کرنے اور اس کا ثواب میت کو بخشتے چلیں تو امید سبکدوشی ہے اور تبدل ملک سے حکم عین بھی بدل جاتا ہے۔ جیسا کہ نور الانوار میں مصرح ہے اس مسئلہ کی توضیح جاء الحق میں بھی ہے۔ جماعت ثانیہ علے ہیئت الاول نہ ہو تو بلاشک وشبہ جائز ودرست ہے بلکہ حدیث مشکوۃ سے ثابت ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس کے جواز میں رسالہ القطوف الدانیہ تصنیف فرمایا۔
دعا بعد نماز جنازہ جبکہ اہل سنت وجماعت کا معمول ہے اور تمام بلاد اسلامیہ میں مروج ہے تو بلاشبہ جائز ہے ممانعت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ نماز سے فارغ ہوتے ہی صفیں منتشر ومتفرق ہو جاتی ہیں۔ حدیث شریف میں اذا صلیتم علے المیت فاخلصوا له الدعا رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (مشکوۃ) اس حدیث میں فاخلصوا له فرمایا ہے اور اہل علم پر مخفی نہیں کہ ف تعقیب ووصل کے لیے حقیقت ہے لہذا بعد دعا الصلوۃ باخلاص کی اباحت مستفاد ہوتی ہے۔ نیز مبسوط میں ہے ان سبقتموا بالدعاء واللہ تعالے اعلم
فقیر قادری ابو البرکات سید احمد عفی عنہ ناظم دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف پاکستان لاہور۔

تقریظ وتصدیق مصنف اوراقِ غم و دیگر تصانیف کثیرہ علّامہ سیّد ابو الحسنات سید المجاہدین محمد احمد صاحب قادری خطیب مسجد وزیر خاں صدر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان لاہور

اقول وباللہ التوفیق۔ مجیب لبیب حضرت مولانا محمد غلام جان سلم الرحمن نے خود بھی وضاحت فرمادی ہے پھر مصدق اوّل مولٰینا ابو البرکات صاحب تصریح کر چکے ہیں پھر مزید توضیح تحصیل حاصل ہے مجیب ومصدق

صاحبان نے جس طرح حیلہ مروجہ و اسقاط کے ثبوت میں استدلال پیش کئے ہیں بالکل جائز و درست ہیں

کتبہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں صدر مرکزی انجمن جمعیتہ العلماء لاہور پاکستان

تصدیق و تقریظ ابو الرشید جناب مولینا و بالفضل اولٰینا مولوی عبد العزیز صاحب خطیب جامع مزنگ الحمد للّٰہ علےٰ باکفےٰ و الصلوٰۃ و السلام علےٰ رسولہ محمد المصطفےٰ جو کچھ مولانا و بالفضل اولانا نے بادلہ واضح تحریر فرمایا ہے بالکل صحیح و درست ہے اسی پر اہل سنت دجماعت کا تعامل ہی حضرت علامتہ النحریر والفہامتہ الشہیر شیخ الشیوخ الاسناد الشیخ یوسف العزی المدنی رحمتہ اللّٰہ نے تنبیہ الانام من کیفیتہ الصلوٰۃ و الصیام مطبوعہ مدینہ منورہ رجب ۱۳۳۰ھ حیلہ اسقاط کے متعلق ایسا ہی تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح حیلہ اسقاط کی تفصیل وجیز الصراط نے سائل الصدقات والاسقاط میں ہے۔ فتاویٰ عالمگیری کتاب الحیل میں اور دیگر کتب فقہ میں بحوالہ حدیث و قرآن مسطور ہے۔ جماعت ثانیہ کا ثبوت بطریقہ بالا کبیری و رد المختار وغیرہ میں موجود ہے اور کفن پر لکھنا بھی جائز ہے۔ شاہ ولی اللّٰہ صاحب نے عورت کے دردزہ کیلیے قرآن کریم کی آیت کا لکھ کر ان پر باندھنا بتایا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ سے زکوٰۃ کے اونٹوں کی رانوں پر لکھنا بھی مذکور و مسطور ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

رحمت حق بہانہ میطلبد ۔۔ رحمت حق بہانے طلبد

ھٰذا ما عندی واللّٰہ ورسولہ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم کتبہ عبد العزیز اصلح اللّٰہ اعمالہ

وحالہ مقیم مزنگ لاہور

الجواب حق والحق احق بالاتباع
محمد انور مدرس مدرسہ حزب الاحناف
لاہور

ذالک کذٰلک وانا مقر بذٰلک
سید محمود احمد رضوی مدیر
ہفتہ وار رضوان لاہور

ھٰذا ھو الحق والصواب
محمد عالم مدرس مدرسہ حزب الاحناف
پاکستان لاہور

تذییل

مسلمان بھائیو! سبز گنبد والے صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے شیدائیو وہابیہ کے مکروفریب میں نہ آیو یہ لوگ سبز باغ دکھا کر شیش محل بنا کر پرانے رسم و رسوم شرعیہ کو بدعت سنا کر سیدھے سادھے حنفی مسلمانوں کو سیدھے راستہ سے ہٹا کر اپنے شیخ نجد کی گیت گا کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں ۔ للہ انصاف کرو نصاف کی بات سن کر دل کو صاف کرو وہابیہ سے بچو ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم ھذا ارایناو لکم الخیار وما علینا الا البلاغ ۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔ چوں درخانہ کس است یک حرف بس است و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین سیدنا ومولٰینا محمد وّ الہٖ واصحابہٖ اجمعین آمین یا رب العلمین ۱۲

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

جب داخلی بیت اللہ شریف سے فارغ ہوا تو ملتزم کے نیچے کھڑے ہو کر مولوی محمد اعظم صاحب کی معیت میں یہ مناجات پڑھی۔

الٰہی تو خالق ہے ارض و سما | نہیں کوئی خالق تیرے ما سوا
ہیں محتاج سب اور تجھے ہے غنا | فنا ہیں یہ سب اور تجھے ہے بقا

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

طفیل محمد جو مطلوب تو | محمد سراسر ہے محبوب تو
کلام اُس کی سے خاص مرغوب تو | جو منکر ہے اس کا وہ مغضوب تو

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

الٰہی طفیل محمد شفیق | طفیل ابوبکر یار صدیق
جو ہیں ثانی اثنین غار رفیق | گناہوں سے گردن کو کردے عتیق

الٰہی دُعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

طفیل علی شیر خیبر شکن | اسی طرح عثمان جو ہیں ذو المنن
نواسے نبی کے حسین و حسن | تو کر مجھ پہ اپنا فضل اور منن

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

شفاعت محمد مجھے ہو نصیب | لوائے حمد بھی مجھے ہو قریب
یہی چاہتا ہوں میں کہ روز حسیب | محمد کو کردے تو میرا طبیب

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

جواب نکیریں آسان ہو | تنگی قبر سے امن و آمان ہو
میری خاتمہ آخر ایمان ہو | اُدھر کا سفر مجھ پہ آسان ہو

الٰہی دعا میری کر تو قبول

تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

غریب اور مسکین ہوں بے نوا | نہ فریاد رس کوئی تیرے سوا
تجھ ہی سے عرض کرتا ہوں اے خدا | مجھے علم و عرفان کر دے عطا

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

مجھے باطنی علم محصول ہو | مجھے علم معقول و منقول ہو
اسی پر عمل کرنا معمول ہو | میرا نور سے سینہ مقبول ہو

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

میرے بھائی ماں باپ اور اقربا | اسی طرح اصحاب احباب ما
یہی ہے دعا میری صبح و مسا | محمد پہ کر دے تو ان کو فدا

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

عزیز[۱] و خلیل[۲] و جو ہیں اخویاں | و شفیع سعید ہر دو جو ہیں فدویان
میرے ہر دو ماموں جو خورد و کلاں | سعید و غنی سب کو کر حکمران

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

بھتیجے میرے مولوی و حبیب | پھر محبوب یہ سب ہیں میرے نقیب
پھر ان کی جو اولاد ان گے قریب | ان سب کو علم اور سخا کر نصیب

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

میرا حج ہو مقبول مبرور نیز | میرے سب گناہ ہوویں کافور نیز
غلامی سے ہو جاؤں سب کا عزیز | میری خاتمہ ہووے بالخیر نیز

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

ملنے کا پتہ ہے:- ابو المظفر مفتی محمد غلام جان صاحب خطیب و متولی اونچی مسجد ملاحاں
اندرون ٹکسالی دروازہ لاہور